دسواں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

جمعتہ المبارک 28 نومبر 2008

بابت

محکمہ مال و کالونیز (بورڈ آف ریونیو)

ضلع لاہور میں پنجاب حکومت کی ملکیتی اراضی اورمتعلقہ دیگر تفصیلات

*7: **میاں نصیر احمد**: کیاوزیر کالونیزازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع لاہور میں حکومت پنجاب کی ملکیتی اراضی کتنی ہے اور یہ کس کس موضع میں واقع ہے اور اس اراضی کی موجودہ صورتحال کیاہے؟

(ب) پچھلے 10 سال میں لاہور میں موجودہ جو سرکاری اراضی مختلف لوگوں کو الاٹ / لیز یافروخت کے ذریعے دی گئی ہے، ان افراد کے نام اور اراضی کے متعلق تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 14 اپریل 2008 تاریخ ترسیل 24 اپریل 2008)

جواب

وزیر کالونیز

(الف)

نمبر شمار	نام موضع	موجودہ صورت حال
1-	لاہور چھاؤنی	15502 -16 کنال
2-	اچھرہ	76-12 کنال
3-	کماہاں	255-01 کنال
4-	ہیئر	5-18 کنال
5-	بنگالی	2339-10 کنال
6-	برکی	800-14 کنال
7-	جاہمن	527-07 کنال
8-	بھسین	310-07 کنال
9-	کاہنہ	1094-01 کنال
	کل رقبہ	20912-06 کنال

دیگر تفصیل بابت موجودہ صورت حال رپورٹ حال رپورٹ علاقہ پٹواری برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل فروختگی اراضی نزول ضلع لاہور ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 جون 2008)

صوبہ میں ناگہانی صورت حال سے نمٹنے کے لئے انتظامات واقدامات کی تفصیل

*272: **محترمہ عارفہ خالد پرویز**: کیاوزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیایہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں کسی بھی ناگہانی آفت (زلزلہ یا بم دھماکے) سے نمٹنے کے لئے حکومت کے پاس انتظام ہے، اس کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ صوبائی حکومت اس مد میں رقم مختص کرتی ہے، تو 08-2007 کے مالی سال میں جو رقم مختص کی گئی، اس کی تفصیل ایوان میں فراہم کی جائے؟

(ج) حکومت اس معاملے میں مزید بہتری لانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے اگر جواب نفی میں ہے تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 13 مئی 2008 تاریخ ترسیل 3 جون 2008)

جواب

وزیر مال

(الف) پنجاب نیشنل کلیمٹیز (پریوینشن اینڈ ریلیف) ایکٹ 1958 کے تحت محکمہ ریلیف اینڈ کرائسز مینجمنٹ پنجاب میں قدرتی آفات (مثلاً سیلاب، قحط، ٹڈی دل، ژالہ باری، آگ، وسیع پیمانے پر پھیلی ہوئی بیماری یا ایسی کوئی آفت مثلاً زلزلہ وغیرہ جو کہ صوبہ کے وسیع حصہ کو نقصان پہنچائے) میں ہونے والے نقصانات کی تلافی کے لئے دوسرے متعلقہ اداروں کے تعاون سے ضروری اقدامات کرتا ہے اور متاثرین کو مالی امداد فراہم کرتا ہے۔ جب کہ بم بلاسٹ وغیرہ کی صورت میں بم ڈسپوزل یونٹ، سول ڈیفنس، ریسکیو 1122، ہوم ڈیپارٹمنٹ کے ادارے ضروری اقدامات کرتے ہیں۔

تاہم موجودہ مون سون سیزن میں بارش و سیلاب کے لئے تمام اقدامات کر لئے گئے ہیں، جن میں متعلقہ اداروں، تمام اضلاع کے ڈی سی اوز صاحبان کو مورخہ 17-3-2008 کو ضروری اقدامات واپنے اپنے فلڈ پلان کی نظر ثانی اپ ڈیٹ کرنے کے لئے کہا گیا، نیز متعلقہ اداروں کے کئے گئے اقدامات وان کے فلڈ پلان کا جائزہ لینے کے لئے مورخہ 11-6-2008 کو میٹنگ بلائی گئی جس میں تمام متعلقہ اداروں نے بتایا کہ انہوں نے ضروری اقدامات کر لئے ہیں۔

اس کے علاوہ آرمی کو متعلقہ ریلیف ایکویپمنٹ مثلاً کشتیاں، لائف جیکیٹس، ڈی واٹرنگ سیٹ وغیرہ کافی تعداد میں مہیا کئے گئے ہیں۔ فلڈ وارننگ سینٹر مورخہ 15-6-2008 سے 24 گھنٹے کام کر رہا ہے تاکہ کسی ناگہانی صورتحال سے لوگوں کو باخبر رکھا جائے اور متاثرین کی بروقت امداد کی جاسکے۔

(ب) ہر سال صوبائی حکومت ستر لاکھ روپے کی گرانٹ مختص کرتی ہے لیکن ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مزید فنڈز بھی مہیا کئے جاتے ہیں۔

صوبائی حکومت نے مالی سال 08-2007 میں ستر لاکھ روپے کی گرانٹ مختص کی لیکن بارشوں اور سیلاب میں جانی نقصانات کے لئے معاوضہ کی ادائیگی و فلڈ ریلیف آپریشن و متاثرین زلزلہ کے لئے 36412386 روپے جاری کئے گئے جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:-

(1) بارش / سیلاب میں فوت ہونے والوں کے لئے 9850000 روپے ان کے لواحقین اور زخمیوں کو معاوضہ کی ادائیگی

(11) فلڈ ریلیف آپریشن 3200000 روپے

(111) بارشوں اور سیلابوں کے علاوہ فوت ہونے والوں کے لواحقین و متاثرین زلزلہ کو معاوضہ کی ادائیگی و دیگر نقصانات کے لئے 23362386 روپے

کل رقم 36412386 روپے

70 لاکھ مختص گرانٹ کے علاوہ جو رقم خرچ ہوئی وہ محکمہ خزانہ سے سپلیمنٹری گرانٹ کے ذریعے وصول ہوئی۔

(ج) نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ آرڈیننس 2006 کے تحت پراونشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی و کمیشن کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ جس کے قیام سے متعلقہ اداروں کی کارکردگی بہتر ہونے میں مدد ملے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 17 اگست 2008)

ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی لاہور کے زیر قبضہ حکومت پنجاب کی اراضی و معاوضہ کی تفصیل

*8: میاں نصیر احمد: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی نے حکومت پنجاب کی اراضی اپنے قبضہ میں لی ہوئی ہے ؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کل رقبہ کتنا ہے اور کس کس موضع میں واقع ہے ؟

(ج) اگر حکومت پنجاب نے ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی سے اپنی اراضی کے عوض معاوضہ وصول کیا ہے، تو بتایا جائے کہ کس اراضی کا کتنا معاوضہ وصول کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے ؟

(تاریخ وصولی 14 اپریل 2008 تاریخ ترسیل 24 اپریل 2008)

جواب

وزیر کالونیز

(الف) درست ہے۔

(ب)

نمبر شمار	نام موضع	رقبہ
1-	لاہور چھاؤنی	3684-01 کینال
		100 کینال
		30-06 کینال
	ٹوٹل	03814-07 کینال
2-	کماہاں	178-12 کینال
3-	ہیئر	155-00 کینال
4-	بھنگالی	477-09 کینال
5-	برکی	13-11 کینال
	کل رقبہ	4638-19 کینال

(ج) ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی نے کسی بھی اراضی کا کوئی بھی معاوضہ حکومت پنجاب کو ادا نہ کیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 جون 2008)

لاہور موضع ہر بنس پورہ میں سرکاری رقبہ پر قبضہ کا مسئلہ

*337: جناب شوکت محمود بسراء: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع ہر بنس پورہ میں ہزاروں کنال سرکاری رقبہ موجود ہے تو کتنا ہے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سرکاری رقبہ پر بااثر افراد نے محکمہ کی ملی بھگت سے قبضہ کر رکھا ہے اور سادہ اشٹام پر لوگوں کو بیچ دیا گیا ہے، جس سے کروڑوں اربوں روپے لوگوں نے حاصل کئے ہیں ؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ رقبہ پر بااثر افراد نے بنگلے اور کوٹھیاں تعمیر کر رکھی ہیں اور عام لوگوں نے ہزاروں مکان تعمیر کر رکھے ہیں ؟

(د)اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ رقبہ کو واگزار کروانے، بااثر افراد سے ناجائز اکٹھی کی گئی، رقم واپس لیکر قومی خزانہ میں واپس جمع کروانے اوران کو کڑی سزا دینے اور محکمہ کے عملہ کے خلاف اعلیٰ عدالتی انکوائری کروانے کو تیار ہے، تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 21 مئی 2008 تاریخ ترسیل 4 جون 2008)

جواب

وزیر مال

(الف) موضع ہر بنس پورہ تحصیل کینٹ کا کل رقبہ 2738 ایکڑ ہے مثل حقیت سال 40-1939 سالم رقبہ غیر مسلم ملکیت تھا قیام پاکستان کے بعد سالم رقبہ بروئے انتقال نمبر 330 تبدیل ملکیت مورخہ 62-01-29 انتقال نمبر 392 مورخہ 59-08-17 بحق سنٹرل گورنمنٹ منتقل ہو گیا خانہ کاشت میں قبل از قیام پاکستان مزارعان لگان چھ گنا کا اندراج بدستور قائم رہا اس میں سے 230 ایکڑ غیر مسلم مالکان کے تحت داخیل کاران زیر دفعہ 5-6 ایکٹ 16 آف 1987 کا اندراج ہے اس اندراج کے تحت دخیل کاران ہیں۔

(ب) متذکرہ بالا سنٹرل گورنمنٹ کے رقبہ میں سے 1220 ایکڑ رقبہ مختلف الاٹیان کو رورل کلیم کے عوض الاٹ ہوا تھا الاٹیان سے یہ رقبہ مختلف اشخاص کو بیعہ کر دیا جس پر ٹاؤن و کالونی ہائے تعمیر ہو گئیں ازیں بعد تحت حکم سپریم کورٹ آف پاکستان مورخہ 97-06-25 بوجہ اربن سائیٹ الاٹمنٹ خارج ہو کر رقبہ مذکور بحق سنٹرل گورنمنٹ ضبط ہوا۔ اس کے علاوہ رقبہ تعدادی 152 ایکڑ بذریعہ PTO-TD-PTD مختلف اشخاص کو منتقل ہوا جو بدستور قائم ہے۔ علاوہ ازیں بقایا رقبہ پر مزارعان لگان چھ گنا ادا کرنے والوں نے اگر بذریعہ اشٹام رقبہ فروخت کیا ہے جس کا ریونیو ریکارڈ میں عمل نہیں ہوا محکمہ جواب دینے سے قاصر ہے

(ج) جن اشخاص نے رقبہ الاٹیان سے خرید کیا تھا انہی لوگوں نے موقع پر خوشنما کوٹھیاں و مکانات تعمیر کئے ہوئے ہیں ان کی رجسٹری ہائے بدستور قائم ہیں مگر انتقالات خارج ہو چکے ہیں ان لوگوں کے مختلف عدالت ہائے میں کیس دائر کئے ہوئے ہیں اس وقت موقع پر 40 سے زیادہ آبادیاں اور ہاؤسنگ کالونیز موجود ہیں۔سنٹرل گورنمنٹ کے رقبہ پر تعمیر ہونے والی آبادیوں میں سے کچھ کچی آبادیاں LDA سے منظور ہو چکی ہیں بقایا سنٹرل گورنمنٹ کے رقبہ پر تعمیر ہونے والی آبادیوں میں سے کچھ کچی آبادیوں کے مکین کچی آبادیوں کو منظور کروانے کیلئے کوشاں ہیں۔

(د) صحافی کالونی کے لئے 9532 کنال و قبرستان کے لئے تقریباً 9 کنال امریکن سکول کے لئے تقریباً 84 کینال لیبارٹری برائے اینیمل کے لئے 15 کنال واگزار کروایا جا چکا ہے۔یہ حقیقت ہے کہ عرصہ دراز سے ناجائز قابضین چل آرہے ہیں۔اب غیر قانونی تجاویزات کو سختی سے روکا جا رہا ہے اور ایسے تمام سرکاری رقبے جن پر کوئی سرکاری حکم امتناعی نہ ہیں کو واگزار کروانے کے لئے رواں مہینے میں چار آپریشن کئے جا چکے ہیں جن میں سے صحافی کالونی کے لئے 952 کنال و قبرستان کے لئے تقریباً 9 کنال امریکن سکول کے لئے تقریب 84 کنال لیبارٹری برائے اینیمل کے لئے 15 کنال واگزار کروایا جا چکا ہے۔ محکمہ مال نے سرکاری رقبہ پر ناجائز قابضین اور قانونی مالکان کی تفریق کرنے کے لئے اس وقت ایک سروے شروع کر دیا ہے، سروے مکمل ہونے کے بعد قانونی کروائی عمل میں لائی جائے گی۔

<u>(تاریخ وصولی جواب یکم اگست 2008)</u>

لاہور-موضع شاہدرہ، سگیاں، جیاموسیٰ، نین سکھ اور حلقہ پی پی 137 میں سرکاری اراضی اور متعلقہ دیگر تفصیل

*51: **رانا محمد اقبال خاں**: کیاوزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) موضع شاہدرہ، سگیاں، جیاموسیٰ، نین سکھ اور حلقہ پی پی 137 لاہور میں کتنی سرکاری اراضی موجود ہے نیز اس سرکاری اراضی کو کن مقاصد کے لئے استعمال کیا جارہا ہے اور اس اراضی پر حکومت کتنے اور کون کون سے منصوبے شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) مذکورہ موضع جات میں حکومت نے لیز پر کتنی اراضی دی ہوئی ہے اور اس کی تفصیل کیا ہے؟

(تاریخ وصولی 21 اپریل 2008 تاریخ ترسیل 29 اپریل 2008)

جواب

وزیر کالونیز

(الف) سرکاری اراضی ملکیتی صوبائی حکومت تعدادی 20355 کنال ایک مرلہ اور 197 مربع فٹ ہے۔ جس کی تفصیل جھنڈی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ منصوبہ جات کی بابت متعلقہ محکمہ جات یا سرکاری ادارے ہی واضح کر سکتے ہیں۔

(ب) ان موضع جات و حلقہ پی پی 137 میں کوئی رقبہ لیز شدہ نہ ہے اور نہ ہی کوئی اندراج ریکارڈ مال میں پایا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 27 جون 2008)

اشٹام فروشی کا لائسنس جاری کرنے والی اتھارٹی و دیگر معاملات

*357: **محترمہ طلعت یعقوب**: کیاوزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں اشٹام فروشی کے لائسنس جاری کئے جاتے ہیں اگر ہاں تو مجاز اتھارٹی کون ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے اشٹام فروشی کا لائسنس جاری کرنے کے لئے طریقہ کار اور شرائط مقرر کی ہوئی ہیں، اگر ہاں تو وہ کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت نے اشٹام فروشی کے غلط استعمال کو روکنے کے لئے کوئی ضروری اقدام کئے ہیں، اگر ہاں تو کیا؟

(تاریخ وصولی 21 مئی 2008 تاریخ ترسیل 14 جون 2008)

جواب

وزیر مال

(الف) صوبہ پنجاب میں سٹیمپ ایکٹ 1899 کے تحت جاری کردہ پنجاب سٹیمپ رولز 1934 کے 26/25 رول کے مطابق اشٹام فروشی کے لائسنس جاری کئے جاتے ہیں ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) / ضلع کلکٹر اشٹام فروشی کے لائسنس جاری کرنے کی مجاز اتھارٹی ہے۔

(ب) اشٹام فروشی کے لائسنس ضلع و تحصیل کی سطح پر مقرر کردہ کوٹہ کی بنیاد پر جاری کیے جاتے ہیں۔ ضلع کلکٹر ایسے لائسنس اپنی صوابدید کے مطابق جاری کرنے کا مجاز ہے البتہ ضلع و تحصیل ہیڈ کوارٹر کیلئے مقرر کردہ تعداد سے زائد کسی شخص کو لائسنس جاری کرنا

مقصود ہو تو ایگزیکٹوڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) سے تعداد میں اضافہ کی منظوری حاصل کرنا ضروری ہے۔سٹیمپ رولز کے مطابق لائسنس ان افراد کو جاری کیے جاتے ہیں جو اچھے کردار کے مالک، تعلیم یافتہ اور خوشخط لکھ سکتے ہوں۔

(ج)حکومت پنجاب / بورڈآف ریونیو نے ہر ضلع کی سطح پر اشٹام فروشوں کا ریکارڈ چیک کرنے کیلئے سٹیمپ انسپکٹرز مقرر کر رکھے ہیں جو کہ ماہانہ پڑتال کے وقت اشٹام فروشوں کے رجسٹر / اسٹاک کا معائنہ کرتے ہیں مزید برآں ضلع کلکٹر بھی وقتاً فوقتاً اشٹام کے رجسٹر / اسٹاک کا معائنہ کرتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 15 اگست 2008)

رحیم یار خان، رابرٹ زرعی فارم کی ہزاروں ایکڑ اراضی سے مزارعین کو بے دخل کرنے کا مسئلہ و دیگر تفصیلات

*61اے محترمہ ثمینہ نوید: کیا وزیر کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ رحیم یار خان میں واقع رابرٹ زرعی فارم کی ہزاروں ایکڑ اراضی جو سینکڑوں مزارعین میں منقسم تھی اور وہ اس پر محنت مشقت کر کے اپنے بچوں کو پال رہے تھے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 2006 میں وہاں کے لوکل لینڈ مافیا نے پنجاب کی ایک سیاسی شخصیت کا سہارا لے کر ہزاروں ایکڑ اراضی سے سینکڑوں مزارعین کو بے دخل کر دیا اس واقعہ کو حکومت کے نوٹس میں لایا گیا مگر کوئی عمل نہ ہوا؟

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس کی انکوائری ایوان کی کمیٹی سے کرانے اور اس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کو تیار ہے تو کب تک نہیں تو مکمل تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 23 اپریل 2008 تاریخ ترسیل 28 اپریل 2008)

جواب

وزیر کالونیز

(الف) ضلع رحیم یار خان میں رابرٹ زرعی فارم کا کل رقبہ 1638 ایکڑ ہے جو دو چک پر مشتمل ہے۔چک نمبر 95/پی میں رقبہ 1154 ایکڑ ہے اور اس میں مزارعین کی تعداد 110 ہے۔چک نمبر 98/پی میں 484 ایکڑ رقبہ ہے اور 38 مزارعین ہیں۔

(ب) رابرٹ زرعی فارم جو کہ رابرٹ فیملی "مسٹر مائیکل ون رابرٹس" وغیرہ کی ذاتی ملکیت تھا۔پرائیویٹ اشخاص نے خرید لی ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1-محمد ابراہیم ولد تاج دین	328 کنال	مورخہ 9-4-05
2-مونس الہیٰ ولد پرویز الہیٰ	24456 کنال 2 مرلہ	مورخہ 9-4-05
3-بریگیڈیئر مختار احمد	3643 کنال 2 مرلہ	مورخہ 9-4-05
4-محمد ابراہیم وغیرہ ولد تاج دین	1221 کنال 19 مرلہ	مورخہ 20-7-05
5-محمد ابراہیم ولد تاجدین	228 کنال صفر مرلہ	مورخہ 23-11-05
6-امتیاز احمد ولد تاجدین	1000 کنال صفر مرلہ	مورخہ 23-11-05
7-مونس الہیٰ ولد پرویز الہیٰ	1554 کنال 3 مرلہ	مورخہ 9-4-05
8-بریگیڈیئر مختار احمد	2315 کنال 15 مرلہ	مورخہ 9-4-05

رابرٹ زرعی فارم کو رابرٹ خاندان سے پرائیویٹ اشخاص نے خرید لیا ہے۔ بمطابق رپورٹ ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) کسی مزارع کو بیدخل نہ کیا گیا ہے۔

(ج) بمطابق رپورٹ ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) رحیم یار خان کسی مزارع کو بیدخل نہ کیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 اگست 2008)

میانوالی پپلاں میں گندم کی پیداوار کم ہونے کی وجہ سے کسانوں کا مالیہ، آبیانہ / قرضہ معاف کرنے کا مسئلہ

*550: جناب محمد فیروز جوئیہ: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2008 میں گندم کی پیداوار فی ایکڑ صوبہ میں اور خاص کر پپلاں میں (جہاں فی ایکڑ پیداوار دس سے پندرہ من ہوئی) بہت کم ہوئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کسانوں کو فی ایکڑ پیداوار کم ہونے کی وجہ سے اس فصل پر خرچ کردہ رقم بھی وصول نہیں ہوئی؟

(ج) کیا حکومت صوبہ پنجاب خاص کر پپلاں ضلع میانوالی کے علاقہ کے کسانوں کا مالیہ، آبیانہ معاف کرنے اور کوآپریٹو بنک کے قرضہ جات کی ادائیگی مؤخر کروانے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 3 جون 2008 تاریخ ترسیل 15 جون 2008)

جواب

وزیر مال

(الف) یہ درست ہے کہ سال 2008 میں گندم کی پیداوار فی ایکڑ سابقہ سالوں کی نسبت بہت کم ہوئی۔

(ب) بورڈ آف ریونیو کے پاس اس نوعیت کی معلومات نہیں ہوتیں شاید محکمہ زراعت اس بارے میں کوئی جواب فراہم کر سکے

(ج) معافی کا معاملہ گورنمنٹ آف پنجاب ریلیف ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے

(تاریخ وصولی جواب 18 اگست 2008)

پنجاب میں بیکار پڑی قابل کاشت سرکاری اراضی بے زمین کاشتکاروں میں تقسیم کرنے کا معاملہ و دیگر تفصیل

*90: محترمہ ساجدہ میر: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اس وقت پنجاب میں تقریباً ایک کروڑ ایکڑ اراضی بیکار پڑی ہے؟

(ب) کیا وزیر اعلیٰ پنجاب اس بیکار پڑی قابل کاشت سرکاری اراضی کو پنجاب کے بے زمین کاشتکاروں اور مزارعین میں 25 ایکڑ فی خاندان کے حساب سے انتہائی کم قیمت پر فروخت کرنے کے لئے تیار ہے تاکہ دیہی آبادی میں بیروزگاری کو ختم کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف اجناس کی پیداوار میں بےپناہ اضافہ کر کے خوشحالی لائی جا سکے؟

(تاریخ وصولی 26 اپریل 2008 تاریخ ترسیل 15 مئی 2008)

جواب

وزیر کالونیز

(الف) اس وقت حکومت پنجاب کے پاس 1157026 ایکڑ رقبہ خالص بقایا سرکار موجود ہے

(ب) جناب وزیر اعلیٰ پنجاب نے مذکورہ اراضی کے بارے میں پالیسی بنانے کیلئے ایک کمیٹی بنا دی ہے جس کے ارکان درج ذیل ہیں

1- سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو پنجاب

2- جناب اسد الرحمان سابقہ ایم این اے ٹوبہ ٹیک سنگھ

3- لیفٹیننٹ کرنل (ر) سردار محمد ایوب خان ایم پی اے ٹوبہ ٹیک سنگھ

4- جناب شوکت محمود بسرا، ایم پی اے بہاولنگر

5 -جناب وسیم افضل گوندل، ایم پی اے، منڈی بہاؤالدین

مذکورہ کمیٹی کی ایک میٹنگ 08-05-28 اور دوسری 2008-06-04 کو ہو چکی ہیں اور یہ کمیٹی اپنی سفارشات دو ہفتہ کے اندر مرتب کر کے جناب وزیر اعلیٰ صاحب کو کرے۔

(تاریخ وصولی جواب 18-اگست 2008)

میانوالی پپلاں میں چنے کی فصل تباہ ہونے کی وجہ سے کسانوں کو مالیہ، آبیانہ قرضہ معاف کرنے کا مسئلہ

*551: جناب محمد فیروز جوئیہ: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پپلاں (ضلع میانوالی) میں چنے کی فصل شدید سردی اور برف باری کی وجہ سے مکمل طور پر تباہ ہو گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس علاقہ کے کسانوں کو اس فصل پر خرچ کردہ رقم تک نہ مل سکی؟

(ج) کیا حکومت تحصیل پپلاں کے چنے کے کسانوں کا آبیانہ، مالیہ معاف کرنے اور کوآپریٹو بنک کے قرضہ جات مؤخر کروانے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 3 جون 2008 تاریخ ترسیل 15 جون 2008)

جواب

وزیر مال

(الف) یہ درست ہے کہ چنے کی فصل کو بوجہ شدید سردی کافی نقصان ہوا اور اس کا جھاڑ بہت کم رہا ہے۔

(ب) بورڈ آف ریونیو کے پاس اس نوعیت کی معلومات نہیں ہوتیں۔ شاید محکمہ زراعت اس بارے میں کوئی جواب فراہم کر سکے۔

(ج) ڈسٹرکٹ ریونیو آفیسر، میانوالی سے کہا جائے گا کہ تحصیل پپلاں میں فصل کے خرابہ کی رپورٹ بھجوائے۔ اس رپورٹ کی روشنی میں آبیانہ اور مالیہ معاف ہو گا اور پنجاب کوآپریٹو بینک کو قرضہ جات موخر کرنے کے لئے کہا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 8-اگست 2008)

گھوڑی پال سکیم کے تحت دی گئی زمینوں کو واپس لیکر بے زمین کسانوں میں تقسیم کا معاملہ

*92: محترمہ ساجدہ میر: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا حکومت گھوڑی پال سکیم کے تحت مختلف افراد کو برائے نام کرائے پر دی گئی زمینوں کو واپس لے کر انہیں بے زمین کسانوں میں تقسیم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 26 اپریل 2008 تاریخ ترسیل 15 مئی 2008)

جواب

وزیر مال

گھوڑی پال اور خچر پال سکیم کالونی ایکٹ 1912 کے تحت جاری ہے۔ ان سکیموں کے تحت 4566 مربع جات ضلع سرگودھا، فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ، اوکاڑہ، ساہیوال، اور خانیوال میں مختص کئے گئے تا کہ پاک فوج کو گھوڑے اور خچر فراہم کیے جا سکیں۔ اس سکیم میں 4102 پٹہ داروں کو مختلف شرائط پر زمین دی گئی جب کے ابھی تک حکومت ایسا کوئی ارادہ نہیں رکھتی جو کہ پٹہ

داروں سے واپس لے کر بے زمین کسانوں کو تقسیم کر دے کیونکہ یہ گرانٹ جو کہ پاک فوج کو دی گئی جس سے گھوڑے اور خچر تیار کئے جاتے ہیں اور یہ مختلف پہاڑوں پر جنگ کے دوران استعمال کئے جاتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 11 جولائی 2008)

سیلاب زدہ علاقہ علی پور ضلع مظفر گڑھ کو مراعات دینے کا معاملہ

*586: جناب شہزاد رسول خاں: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ کو ماضی میں سیلاب زدہ علاقہ قرار دیا گیا اگر ہاں تو اس علاقے کے لوگوں کو کیا مراعات دی گئیں ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقہ دریائے سندھ اور پنجند کے وسط میں واقع ہے اگر ہاں تو اس علاقے کے لوگوں سے زرعی ٹیکس، پراپرٹی ٹیکس اور دیگر ٹیکسوں سے استثنیٰ پر حکومت غور کرنے پر تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس علاقے کے پسماندگی دور کرنے کیلئے اس علاقے کو ٹیکس فری زون قرار دینے اور یہاں صنعتوں کیلئے دیگر ترغیبات دینے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 7 جون 2008 تاریخ ترسیل 14 جولائی 2008)

جواب

وزیر مال

(الف) لینڈ ایڈمنسٹریشن مینوئل کے مطابق کسی موضع / ریونیو اسٹیٹ میں جہاں کسی قدرتی آفت کی وجہ سے فصلوں کو 50 فی صد یا اس سے زیادہ نقصان ہو جائے تو پنجاب نیشنل کلیمٹیز (پریوینشن اینڈ ریلیف) ایکٹ 1958 کے تحت اسے آفت زدہ قرار دیا جاتا ہے دوران سال 2005 ضلع مظفر گڑھ کے 61 مواضعات جس میں تحصیل علی پور کے 33 مواضعات شامل ہیں بمطابق نوٹیفکیشن نمبری CR-III / 1367 / 2005-1488 مورخہ 20-08-2005 بوجہ سیلاب آفت زدہ قرار دیئے گئے۔

(ب) علی پور ہیڈ پنجند سے 10 کلو میٹر دور اور دریائے سندھ سے 35 کلو میٹر جانب مشرق دور ہے اور تحصیل علی پور کا زیادہ رقبہ دریائے سندھ کے کنارے پر واقع ہے۔

آفت زدہ قرار دیئے گئے مواضعات کے لوگوں کو بمطابق نوٹیفکیشن نمبری CR- III / 1371 / 2005-1488 مورخہ 20-08-2005 سرکاری واجبات بابت فصل خریف 2005 کی معافی دی گئی جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

(I) زرعی ٹیکس (Agricultural income Tax)

(II) آبیانہ (Water Rate)

(III) ترقیاتی محاصل (Development Cess)

(IV) لوکل ریٹ (Local Rate)

مزید برآں بینکوں کے سربراہان سے درخواست کی گئی کہ آفت زدہ قرار دیئے گئے علاقوں میں زرعی قرضہ جات وصولی مؤخر کر دی جائے اور اگلی فصل کی بوائی کیلئے کسانوں کو مزید قرضہ جات فراہم کئے جائیں۔

(ج) اس کا تعلق وفاقی حکومت اور محکمہ صنعت پنجاب سے ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 8-اگست 2008)

ضلع بہاولپور 2003 تا 2007 سرکاری اراضی کی بے گھر / بے زمین لوگوں کو الاٹمنٹ سے متعلقہ تفصیلات

*205: **ملک جہاں زیب وارن**: کیاوزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 2003تا2007، صوبہ کے مختلف اضلاع میں سرکاری اراضی بے گھر اور بے زمین لوگوں کو الاٹ کی گئی ہے ؟

(ب) ضلع بہاولپور میں اس عرصہ کے دوران کتنے ایکڑ اراضی کن کن افراد کو الاٹ کی گئی ہے ان کے نام، پتہ جات اور ولدیت بیان کریں؟

(ج) کیا اس الاٹمنٹ میں ایک ہی گھر کے تین / چار افراد کو بھی زمینیں الاٹ کی گئی ہیں ؟

(د) حلقہ پی پی 269 بہاول پور میں کتنے ایسے گھرانے ہیں، جن کے ایک سے زائد افراد کو زمین برائے کاشت الاٹ کی گئی ہے، ان کے نام، پتہ جات اور ولدیت بیان کریں؟

(ہ) کیا حکومت ایک ہی گھر کے ایک سے زائد افراد کی الاٹمنٹ کینسل کرنے اور باقی بے گھر / بے زمین افراد کو زمین الاٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

(تاریخ وصولی 8 مئی 2008 تاریخ ترسیل 23 مئی 2008)

جواب

وزیر کالونیز

(الف) درست ہے

(ب) ضلع بہاولپور میں اس عرصہ کے دوران 12679 ایکڑ 1- کنال اور 3 مرلے زمین الاٹ کی گئی ہے تحصیل وار تفصیل درج ذیل ہے-

تحصیل بہاولپور صدر میں 495 ایکڑ 4 کنال 6 مرلے 43 افراد کو تقسیم کی گئی

تحصیل خیرپورٹامیوالی میں 310 ایکڑ 5 کنال 11 مرلے 36 افراد کو تقسیم کی گئی

تحصیل یزمان میں 3075 ایکڑ 335 افراد میں تقسیم کی گئی

تحصیل احمدپور شرقیہ میں 2022 ایکڑ 5 کنال 6 مرلے 191 افراد میں تقسیم کی گئی

تحصیل حاصل پور میں 5975 ایکڑ 2 کنال 514 افراد میں تقسیم کی گئی-

تحصیل وار نام، ولدیت اور پتہ جات جھنڈی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(ج) جی ہاں لیکن ان ہی افراد کو الاٹمنٹ کی گئی ہے جو پالیسی کی شرائط پوری کرتے تھے اور علیٰحدہ علیٰحدہ رہائش پزیر تھے اور ان کے نام ضلعی سپروائزری کمیٹی نے منظور کئے تھے-

(د) حلقہ پی پی 269 تحصیل احمدپور شرقیہ موضع نوناری میں ایک ہی باپ کے 5 بیٹوں کو رقبہ تعدادی 476 کنال 13 مرلے وزیر اعلیٰ سکیم کے تحت الاٹ کیا گیا یہ الاٹیان شادی شدہ ہیں اور علیٰحدہ علیٰحدہ گھرانوں کی صورت میں آباد ہیں ان کو پالیسی کے مطابق الاٹمنٹ کی گئی ہے-

(ہ) پالیسی کے مطابق ایک ہی گھر کے افراد علیٰحدہ علیٰحدہ رہائش پزیر ہوں اور بالغ ہوں تو ان کو بذریعہ قرعہ اندازی الاٹمنٹ ہوسکتی ہے کسی بھی فرد کو پالیسی سے ہٹ کر الاٹمنٹ نہ ہوئی ہے اگر ایسا ہوتا تو ان کی الاٹمنٹ منسوخ کر دی جاتی اور قانون کے مطابق باقی اشخاص کو الاٹمنٹ کر دی جاتی-

(تاریخ وصولی جواب 2 جولائی 2008)

فورٹ منرو کو تحصیل ہیڈ کوارٹر بنانے کا معاملہ

*809: **جناب محمد محسن خان لغاری**: کیاوزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فورٹ منرو عرصہ دراز سے صحت افزائمقام کے طور پر سیاحوں و دیگر لوگوں کے لئے عالمی شہرت کا حامل رہا ہے ؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت فورٹ منرو کو بطور تحصیل ہیڈ کوار ٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر کوئی امر مانع ہے تو اسکی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے ؟

(تاریخ وصولی 19 جون 2008 تاریخ ترسیل 19 جولائی 2008)

جواب

وزیر مال

(الف) یہ درست ہے کہ فورٹ منرو ایک صحت افزائمقام ہے۔

(ب) کسی بھی صحت افزائمقام کے لئے یہ ضروری نہیں کہ اسے تحصیل کا درجہ دیا جائے۔فورٹ منرو کو تحصیل کا درجہ دینے کی کوئی تجویز اس وقت حکومت پنجاب کے پاس زیر غور نہیں ہے مزید یہ کہ ملک میں جاری مردم شماری و خانہ شماری 2008 کے مدنظر، وفاقی حکومت کی ہدایت کے تحت، کسی بھی ضلع و تحصیل کی انتظامی حدود میں تبدیلی 30 نومبر 2008 تک نہیں کی جاسکتی۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 08-10-11)</u>

<u>حلقہ مناواں جی ٹی روڈ کے کنارے سینکڑوں کنال اراضی پر قبضہ کا مسئلہ</u>

***335: جناب شوکت محمود بسراء:** کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ مناواں جی ٹی روڈ کے کنارے سینکڑوں کنال قیمتی اراضی پر کچھ۔افراد نے قبضہ کر لیا ہے جس میں محکمہ مال کے پٹواری، گرداور، تحصیل دار اور اعلیٰ افسران بھی حصہ دار ہیں ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ رقبہ جعلی رجسٹری کے ذریعے ٹرانسفر کیا گیا ہے جو کہ محکمہ کے عملہ کی منشأ کے بغیر ناممکن ہے ؟

(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ رقبہ پر قبضہ کرنے والے افراد کے خلاف قانونی کارروائی کرنے اور محکمہ کے عملہ کے خلاف عدالتی انکوائری کروا کر کڑی سزا دینے کو تیار ہے، تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے ؟

(تاریخ وصولی 21 مئی 2008 تاریخ ترسیل 4 جون 2008)

جواب

وزیر کالونیز

(الف) یہ درست ہے کہ کوٹ دونی چند میں سنٹرل گورنمنٹ کی اراضی موجود ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

خسرہ نمبر	رقبہ (مرلہ-کینال)
605	3-09
606	59-01
607	343-12
قطعہ 3	406-02

متذکرہ بالا رقبہ پٹہ معیادی 99 سال از 1941 تا 2040 بنام پنجاب ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ منٹگمری درج ہے۔مابعد انتقال نمبر 1112 پٹہ داری بحکم عدالت عالیہ لاہور ہائی کورٹ مورخہ 93-10-4 پٹہ حقوق میعاد رجسٹری دستاویز نمبری 9352 مورخہ 96-07-11 منجانب بشیر احمد وغیرہ بحق محمد اشرف ولد محمد یوسف پٹہ میعاد نمبر خسرہ 606 تعدادی 59 کنال ایک مرلہ کا 1181/60 بقدر 3

کنال کا انتقال مورخہ 96-08-20 منظور ہوا۔مابعد بروئے انتقال نمبر 1319 پٹہ حقوق معاد دستاویز نمبر 9383 مورخہ 96-07-11 منجانب بشیر احمد وغیرہ بحق ہمایوں حمید ولد عبدالحمید نمبر خسرہ 606 تعدادی 59 کنال ایک مرلہ کا 1181 / 60 بقدر 3 کنال کا انتقال مورخہ 96-08-20 کو منظور ہوا۔انتقال نمبر 1380 پٹہ میعادی دستاویز نمبر 3811 مورخہ 97-04-1 منجانب بشیر احمد وغیرہ بحق مقبولاں بی بی زوجہ محمد رمضان نمبر خسرہ 606 تعدادی 59 کنال ایک مرلہ کا 1181 / 10 حصہ بقدر 10 مرلے کا انتقال مورخہ 97-07-29 کو منظور ہوا۔مطابق موقعہ تقریباً 100 کنال اراضی پر آبادی قائم ہے۔باقی رقبہ میں سے 50 کنال پر حویلی جات قائم شدہ ہیں۔تقریباً 256 کنال 02 مرلے خالی ہے۔جس پر پٹہ داران نے پلاٹ بندی کی ہوئی ہے۔

یہ غلط ہے کہ محکمہ مال کا عملہ پٹواری، گرداور، تحصیلدار ملوث ہیں۔کیونکہ جو اندراج پٹہ داری ہوا بحکم عدالت عالیہ ہوا اور کھاتہ ہذا میں سے کوئی بھی انتقال بیع، ہبہ، تبادلہ درج نہ ہوا ہے۔جس سے ثابت ہوتا ہے کہ محکمہ مال کا عملہ ملوث نہ ہے۔

(ب) یہ سراسر غلط اور بے بنیاد ہے اور حقائق کے منافی ہے۔مطابق ریکارڈ کوئی بھی انتقال ٹرانسفر بیع، تبادلہ، ہبہ درج ہو کر منظور ہی نہ ہوا ہے۔

(ج) صورتحال کے بارہ میں جزو"الف"اور جزو"ب"میں وضاحت کر دی گئی۔

(تاریخ وصولی جواب 1۔اگست 2008)

محکمہ مال کے ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن

*874: **چودھری جاوید احمد ایڈووکیٹ**: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ مال کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کیا جا رہا ہے، اس کے اہداف کیا ہیں، کیا ضلع پاکپتن اس میں شامل ہے اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں اور کب تک ضلع پاکپتن کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو جائے گا؟

(ب) کیا یہ ممکن ہے کہ ہر مالک جائیداد کو اسکی جائیداد کا کمپیوٹرائزڈ کارڈ دے دیا جائے اور اسی کارڈ کے ذریعہ جائیدادوں کا لین دین ہو، اگر نہیں تو کیوں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 24 جون 2008 تاریخ ترسیل 31 جولائی 2008)

جواب

وزیر مال

(الف) جی ہاں محکمہ مال کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کیا جا رہا ہے۔محکمہ مال کے ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کے درج ذیل اہداف ہیں۔

(1) زمینوں کے ریکارڈ کی حفاظت کو مزید بہتر بنانا۔

(2) زمینوں کے ریکارڈ میں تبادلہ کے عمل کے بیان کردہ اور غیر بیان کردہ اخراجات کو کم کرنا۔

(3) زمینوں کے ریکارڈ کی نقول حاصل کرنے کے عمل کو اور زمینوں کے ریکارڈز میں تبدیلی درج کروانے کے عمل کو آسان اور عام فہم بنانا۔

(4) غیر مراعات یافتہ طبقہ کے زمین کے بارے میں حقوق کی حفاظت کرنا

صوبے کے تمام اضلاع کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کا منصوبہ زیر عمل ہے۔ضلع پاکپتن بھی اس منصوبے میں شامل ہے زیر نظر منصوبہ کے تحت صوبے کے تمام اضلاع کے ریکارڈ کو 2011 کے اختتام تک کمپیوٹرائزڈ کئے جانے کا ارادہ ہے۔

(ب) فی الحال یہ ممکن نہیں ہے کہ ہر مالک جائیداد کو اس کی جائیداد کا کمپیوٹرائزڈ کارڈ دے دیا جائے۔کمپیوٹرائزڈ ریکارڈ کے سسٹم میں ہر مالک اپنی جائیداد کی تفصیل ایک کمپیوٹرائزڈ نقل کی صورت میں حاصل کر سکے گا اور یہ ایک قانونی دستاویز ہو گی۔

(تاریخ وصولی جواب 2 ستمبر 2008)

*647: کرنل (ر) نوید اقبال ساجد: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چولستان ایک صحرائی علاقہ ہے جس کو آباد کرنے کے لئے حکومت نے 1977 سے اس علاقہ میں لوگوں کو زمینوں کی الاٹمنٹ شروع کر رکھی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس علاقہ کے زمینداروں /کسانوں سے حکومت باقاعدہ مالیہ /آبیانہ وصول کرتی ہے مگر 1977 اور اس کے بعد سے الاٹیوں کو حقوق ملکیت نہیں دے رہی؟

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس علاقہ کے الاٹی زمین مالکان کو بھی حقوق ملکیت دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 10 جون 2008 تاریخ ترسیل 17 جولائی 2008)

جواب

وزیر کالونیز

(الف) یہ درست ہے کہ چولستان ایک صحرائی علاقہ ہے جس کو آباد کرنے کے لیے حکومت نے 1977 سے اس علاقہ میں مقامی چولستانیوں کو زمینوں کی الاٹمنٹ شروع کر رکھی ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ اس علاقہ کے زمینداروں /کسانوں سے حکومت باقاعدہ مالیہ /آبیانہ وصول کرتی ہے مگر یہ درست نہ ہے کہ حکومت 1977 کے بعد سے الاٹیوں کو حقوق ملکیت نہیں دے رہی کیونکہ حکومت نے 1977 سے الاٹیوں کو حقوق ملکیت دینے کی کئی سکیمیں جاری کی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1- مالکانہ حقوق کی ایک سکیم 1995 میں جاری کی گئی

2- اس کے بعد 2001 میں مالکانہ حقوق کی سکیم جاری کی گئی۔

3- 2002 میں 5 سالہ سکیم مالکانہ حقوق کی بنیاد پر جاری کی گئی

(ج) اس کا جواب جزو "ب" میں دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 اگست 2008)

پی پی 39، خوشاب میں سیلاب کے متاثرین کو مالی امداد فراہم کرنے کا معاملہ

*901: ملک محمد جاوید اقبال اعوان: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع خوشاب کے موضع جات سوڈھی جے والی، کلیال، کھوڑہ اور احمد آباد (سون ویلی) میں مورخہ 02-9-29 کو آنے والے طوفانی بارش کے سیلاب میں لاکھوں کا جانی اور مالی نقصان ہوا لیکن ارباب اختیار سے گزارشات کے باوجود متاثرین کو آج تک کوئی مالی امداد نہیں ملی؟

(ب) اگر جزو بالا کا جواب ہاں میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا دیہات کے لوگوں کی امداد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 27 جون 2008 تاریخ ترسیل 2 اگست 2008)

جواب

وزیر مال

(الف،ب) یہ درست ہے کہ اگست ستمبر 2002میں وادی سون ضلع خوشاب کے چند مواضعات شدید بارشوں سے متاثر ہوئے جس سے فصلوں اور مکانات کو نقصان پہنچا۔دو بچے بھی فوت ہوئے۔دونوں بچوں کے لواحقین کو۔/65000روپے فی کس کے حساب سے مالی امداد کی ادائیگی کی گئی۔

لینڈ ایڈمنسٹریشن مینوئل کے مطابق کسی موضع / ریونیو اسٹیٹ میں جہاں کسی قدرتی آفت کی وجہ سے فصلوں کو 50فیصد یا اس سے زیادہ نقصان ہو جائے تو پنجاب نیشنل کلیمٹیز (پریوینشن اینڈ ریلیف) ایکٹ 1958 کے تحت اسے آفت زدہ قرار دیا جاتا ہے اور متاثرین کے مندرجہ ذیل سرکاری واجبات معاف کر دیئے جاتے ہیں:۔

(1) زرعی ٹیکس (Agriculture Income Tax)

(2) آبیانہ(Water Rate)

(3) ترقیاتی محاصل(Development Cess)

(4) لوکل ریٹ(Local Rate)

مزید برآں بینکوں کے سربراہان سے درخواست کی جاتی ہے کہ آفت زدہ قرار دیئے گئے علاقوں میں زرعی قرضہ جات کی وصولی مؤخر کر دی جائے اور اگلی فصل کی بوائی کے لئے کسانوں کو مزید قرضہ جات فراہم کئے جائیں۔

سال 2002 میں سون ویلی کے موضع جات سوڈھی جے وال، کلیال، کھوڑا اور احمد آباد میں بارشوں کی وجہ سے فصلوں کا نقصان 50 فیصد سے کم تھا اس لئے انہیں آفت زدہ قرار نہیں دیا گیا۔

(تاریخ وصولی جواب 20۔اگست 2008)

پنجاب گورنمنٹ کے نوٹیفیکیشن کے مطابق نمبرداری گرانٹ کی زمین الاٹ کرنے کا مسئلہ

***678: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے ایک نوٹیفیکیشن کے تحت پنجاب کے تمام نمبرداروں کو ساڑھے بارہ ایکڑ زمین الاٹ کرنے کا حکم دیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع پاکپتن شریف میں مذکورہ بالا حکم پر عملدرآمد نہیں ہوا اسکی وجوہات سے آگاہ کریں،اگر عملدرآمد ہوا ہے تو کتنے نمبرداروں کو زمین الاٹ کی جاچکی ہے،ان کے نام اور موضع جات کے نام سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ امر سنگھ عرف چک شاہ نواز کے نمبردار کو تحصیلدار اور متعلقہ پٹواری کی سستی اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے عرصہ چار سال سے زمین الاٹ نہیں ہوئی جبکہ موقع پر سرکاری زمین موجود ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ متعلقہ تحصیلدار اور پٹواری نے نمبرداری گرانٹ کا رقبہ اپنے من پسند افراد کو بھاری رقم لیکر دیا ہوا ہے، اگر ایسا ہے تو ان ذمہ دار افسران واہلکاران کے خلاف حکومت کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے،اگر نہیں تو اسکی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) کیا متعلقہ انتظامیہ نمبرداری گرانٹ رقبہ تقریباً آٹھ ایکڑ جو کہ امر سنگھ عرف چک شاہ نواز پاکپتن شریف میں موجود ہے نمبردار چک شاہ نواز کو الاٹ کرنے کیلئے تیار ہے،اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 11جون 2008تاریخ ترسیل 18جولائی 2008)

جواب

وزیر کالونیز

(الف) یہ درست ہے کہ بورڈ آف ریونیو پنجاب لاہور نے بذریعہ نوٹیفیکیشن نمبر سی(وی)-50/2006-81 مورخہ 17-01-2006 ان نمبرداران کو ساڑھے بارہ ایکڑتک رقبہ تحت نمبرداری سکیم پٹہ پر دینے کا حکم دیا تھا جن نمبرداروں کے پاس قبل ازیں رقبہ سرکار تحت نمبرداری سکیم نہ تھا اور اس موضع / چک یا اس کے ملحقہ چک میں رقبہ سرکار جو نمبرداری شیڈول میں شامل ہو کر بورڈ آف ریونیو سے منظور ہو تو نمبردار الاٹمنٹ کا مستحق ہے۔

(ب) درست نہ ہے کیونکہ ضلع پاکپتن میں موجود رقبہ جات سرکار نمبرداری شیڈول میں شامل ہو کر بورڈ آف ریونیو لاہور سے بروئے چٹھی نمبری سی وی-1493/2006-1256 مورخہ 18-12-2007 منظور ہو کر موصول ہوا تھا جس کی تعمیل میں درج ذیل نمبرداران کو رقبہ سرکار تحت نمبرداری سکیم تقسیم کرنے کے لئے حسب قواعد ہدایات آمدہ نوٹیفیکیشن کی روشنی میں کارروائی ہو رہی ہے اور درج ذیل نمبرداران کو رقبہ تحت نمبرداری سکیم پٹہ پر تقسیم کیا جا چکا ہے۔جب کہ دیگر کی بابت کارروائی زیر کار ہے۔

نمبر شمار	نام نمبردار	چک / موضع الاٹمنٹ رقبہ
1-	پیر محمد حسن چشتی	چک نمبر 38/ای بی
2-	محمد خالد امین	چک نمبر 57/ڈی
3-	محمد زمان	چک نمبر 100/ڈی
4-	لیاقت علی	چک نمبر 106/ڈی
5-	لال خان	چک نمبر 102/ڈی
6-	محمد عارف	چک نمبر 100/ڈی
7-	محمد ملا	چک نمبر 79/ڈی
8-	فیض احمد	موضع رکھ فیروزپور
9-	محمد حیات	موضع رکھ فیروزپور
10-	محمد اسحاق	چک کوٹ حسن`
11-	حاجی قطب دین	چک نمبر 105/ڈی
12-	محمد اعظم	چک نمبر 105/ڈی
13-	پیر محمد شاہ کھگہ	چک شاہ کھگہ
14-	محمد ممتاز	موضع رکھ فیروزپور
15-	محمد شعبان	چک نمبر 106/ڈی
16-	منصب علی	چک نمبر 106/ڈی

(ج) درست نہ ہے کیونکہ چک امر سنگھ عرف شاہ نواز تحصیل پاکپتن میں موجود رقبہ محکمہ انہار سے ضبط ہونے کے بعد بقایا سرکار ہونے کی بنا پر چک شاہ نواز کے نمبردار برکت علی کو سپرداری پر دیا گیا تھا جو بورڈ آف ریونیو سے منظور شدہ نمبرداری شیڈول میں شامل نہ ہوا ہے۔

(د) درست نہ ہے کیونکہ بمطابق ریکارڈ رقبہ سرکار تعدادی 39 کنال 02 مرلے محکمہ انہار سے ضبط ہونے کے بعد برکت علی نمبردار چک امر سنگھ عرف شاہ نواز کو سپرداری پر دیا گیا تھا۔جس میں سے نمبردار مذکور نے بغیر اجازت درخت چوری کئے تھے جس پر نمبردار مذکور کے خلاف متعلقہ تھانہ میں ایف آئی آر درج ہونے کی پاداش میں ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) پاکپتن نے بروئے حکم مورخہ 30-4-2008 کو نمبردار مذکور کو عہدہ نمبرداری سے برخاست کیا تھا۔حکم ہذا کے خلاف برکت علی سابقہ نمبردار نے بعدالت ای ڈی او(آر) پاکپتن بحالی عہدہ نمبرداری کے لئے اپیل دائر کی ہے جو تاحال زیر سماعت ہے۔

(ہ)درست نہ ہے کیونکہ چک امر سنگھ عرف شاہ نواز میں رقبہ سرکار صرف تعدادی39 کنال02مرلے ہے جو بورڈ آف ریونیو پنجاب سے منظور شدہ نمبرداری شیڈول میں شامل نہ ہے۔مزید براں نمبردار برکت علی عہدہ نمبرداری سے برخاست ہو چکا ہے۔ جس کو فی الحال الاٹمنٹ رقبہ سرکار تحت نمبرداری سکیم ممکن نہ ہے۔لہذا نمبردار کی عہدہ پر بحالی کی صورت میں ہی کارروائی الاٹمنٹ رقبہ عمل میں لائی جاسکتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب18اگست2008)

پنجاب میں لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کا مسئلہ

*1065:جناب محمد یار ہراج:کیاوزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)پنجاب میں لینڈ ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کا پراسیس کب تک مکمل ہو جائے گا، ضلع وار Priority اور Criteria کیا ہے؟

(ب) Land Record کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے ضلع خانیوال کے لئے خصوصاً کیا اقدامات کئے گئے ہیں جو عملہ تعینات کیا گیا ہے اسکی تفصیل مع عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی بیان کی جائے؟

(ج)کیا Land Record کے Process کو شفاف اور Fool Proof بنانے کے لئے Technocrats اور Experts سے مشاورت کی گئی ہے نیز جدید تحقیق کی روشنی میں غیر ممالک سے Experts بلانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د)کیا حکومت ایک ایسی کمیٹی ہر ضلع میں تشکیل دینے کا ارادہ رکھتی ہے جو Specialists اور ارکان اسمبلی پر مشتمل ہو اور وہ کمیٹی رپورٹ مرتب کرے اور اسمبلی میں بحث کے لئے پیش کرے؟

(تاریخ وصولی8جولائی2008 تاریخ ترسیل3ستمبر2008)

جواب

وزیر مال

(الف)پنجاب میں لینڈ ریکارڈ کو کمپیوٹررائزڈ کرنے کا عمل اگلے تین سالوں میں مکمل کئے جانے کا منصوبہ ہے اس عمل کے لئے ضلع وار ترجیح، ہر ضلع میں زمین مالکان کی تعداد، ریکارڈ کی حالت اور انتقالات کی تعداد کے معیار کے مطابق قائم کی گئی ہے۔

(ب)ضلع خانیوال میں اس منصوبہ پر مرحلہ نمبر2 میں یعنی سال2009-10 میں عمل ہو گا۔

(ج)کمپیوٹرائزیشن کے عمل کو شفاف اور محفوظ بنانے کے لئے سافٹ ویئر بنانے کا کام اس شعبہ کے بہترین ماہرین کے بذریعہ ایک مقابلے کے عمل کے بعد کروایا جارہا ہے اس کے علاوہ غیر ملکی ماہرین وقتاً فوقتاً اس عمل کا جائزہ لینے کے لئے آتے رہتے ہیں۔

(د)ضلعی سطح پر اس عمل کی ضرورت نہیں ہو گی، کیونکہ صوبائی سطح پر تیار کی گئی پالیسی پر ہر ضلع میں عمل ہو گا۔

(تاریخ وصولی جواب22۔اکتوبر2008)

صوبہ پنجاب کے تمام نمبرداروں کو ساڑھے بارہ ایکڑ اراضی الاٹ کرنے کا مسئلہ

*679: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:کیاوزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے صوبہ پنجاب کے تمام نمبرداروں کو ساڑھے بارہ ایکڑ اراضی الاٹ کرنے کا حکم صادر کیا تھا؟

(ب)کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا نوٹیفکیشن پر عملدرآمد نہیں کیا گیا، اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ج)کیا یہ بھی درست ہے کہ اکثر اضلاع میں پٹواریوں اور تحصیلداروں کی من مانیوں کی وجہ سے نمبرداروں کو ساڑھے بارہ ایکڑ اراضی الاٹ نہیں کی جارہی، کیا حکومت نمبرداری گرانٹ کی زمین فوری الاٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اسکی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 11 جون 2008 تاریخ ترسیل 17 جولائی 2008)

جواب

وزیر کالونیز

(الف) یہ اس حد تک درست ہے کہ حکومت پنجاب کالونیز ڈیپارٹمنٹ نے بذریعہ نوٹیفکیشن مورخہ 06-01-17 اور مورخہ 22-10-07 کے تحت کالونی اضلاع کے اہل نمبرداران کو ساڑھے بارہ ایکڑ اراضی سرکار بطور نمبرداری گرانٹ دینے کا حکم جاری کیا ہے (جھنڈی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب) یہ درست نہ ہے کہ مذکورہ بالا نوٹیفکیشن ہائے پر عملدرآمد نہیں ہو رہا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ کسی ضلع میں کسی سرکاری اہلکار کی من مانی کی وجہ سے نمبرداران کو اراضی الاٹ نہیں کی جارہی کیونکہ تا حال کسی نمبردار کی طرف سے اس ضمن میں دفتر ہذا کو کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے کوئی بھی اہل نمبردار جسے نمبرداری گرانٹ نہ ملی ہو وہ متعلقہ DOR سے رابطہ کر سکتا ہے تاہم نمبردار کو اراضی مذکور بشرط دستیابی اس کے اپنے موضع میں یا اس کے موضع سے متصل ملحقہ موضع ہی میں مل سکتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 اگست 2008)

فیصل آباد کے پٹواریوں کی طرف سے فرد انتقال کی فیس، زائد وصولی کرنے کا مسئلہ و دیگر تفصیلات

*1214: محترمہ انجم صفدر: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ مال کے پٹواری فرد انتقال وراثت وغیرہ کی فیس مقرر کردہ فیس سے زائد وصول کرتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تمام پٹواری اپنے دفاتر سے غائب رہتے ہیں اور انہوں نے اپنے طور پر پرائیویٹ کلرک رکھ کر تمام سرکاری ریکارڈ ان کے سپرد کیا ہوا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ تمام پٹواریوں نے خالی فرد اور پر فارموں پر دستخط کر کے اپنے ملازموں کے حوالے کئے ہوتے ہیں جو من مرضی فیس وصول کر کے انہیں مکمل کر کے سائلین کو دیتے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ فرد پر صرف پٹواری کے دستخط ہونا لازمی ہیں؟

(ہ) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا فیصل آباد کے پٹواریوں کے ذاتی ملازم رکھنے، سرکاری ریکارڈ ان کے قبضہ میں دینے اور منہ مانگی فیس وصول کرنے والوں کے خلاف حکومت کسی کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اور نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 24 جولائی 2008 تاریخ ترسیل 4 ستمبر 2008)

جواب موصول نہیں ہوا

چنیوٹ، لاری اڈا سرکاری اراضی پر غیر قانونی ٹیکسی اسٹینڈ کا مسئلہ

*698: محترمہ صغیرہ اسلام: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چنیوٹ میں سرگودھا روڈ پر ملحقہ تحصیل ہسپتال اور بالمقابل لاری اڈا سرکاری اراضی پر غیر قانونی ٹیکسی سٹینڈ بن چکا ہے تو یہ کس اتھارٹی کی اجازت سے اور اس ٹیکسی سٹینڈ کے مالک کا نام مع پتہ اور اس کی آمدن کہاں جمع ہوتی ہے ؟
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اراضی خالصتاً سرکاری ہے تو کس محکمہ کی ملکیت ہے اور تعداد اراضی کیا ہے ؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ چنیوٹ میں حکومت پنجاب کی اراضی متعدد مقام پر موجود ہے تو کتنی ہے اور وہ کس کس فلاحی کام کے لئے استعمال ہو رہی ہے اور خالی اراضی کتنی ہے اور اسے لیز پر دینے کا کیا طریقہ کار ہے ؟

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سرکاری زمین پر قائم پرائیویٹ ٹیکسی سٹینڈ کو ختم کرنے، پچھلے پانچ سالوں کی آمدنی قومی خزانہ میں جمع کروانے اور ذمہ داران کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو کیوں، نیز خالی سرکاری اراضی عوام الناس کو لیز پر دینے کو بھی تیار ہے، تو پالیسی کیا ہے ؟

(تاریخ وصولی 12 جون 2008 تاریخ ترسیل 12 جولائی 2008)

جواب

وزیر کالونیز

(الف) یہ درست ہے کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال چنیوٹ سے متصل رقبہ ملحقہ شیخ فضل الٰہی ٹرسٹ ہسپتال چنیوٹ زیر تحویل محکمہ اوقاف پنجاب ہے۔ رقبہ جس پر ٹیکسی سٹینڈ بنایا گیا ہے یہ چھ کنال پر مشتمل ہے جو کہ سرگودھا فیصل آباد روڈ پر واقع ہے اس رقبہ کا محکمہ مسلم اوقاف پنجاب اور متروکہ وقف املاک جھنگ کے درمیان مقدمہ سپریم کورٹ میں زیر سماعت ہے اور ملکیت زیر تصفیہ ہے رقبہ خالی رہنے کی وجہ سے گردونواح کے لوگ اپنی گاڑیاں بغیر اجازت کھڑی کر دیتے ہیں۔ لہذا اس کی کوئی آمدن نہ ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ اراضی مذکورہ سرکاری ہے اور محکمہ مسلم اوقاف پنجاب کی ملکیت ہے جب کہ چھ کنال اراضی کی ملکیت سپریم کورٹ میں زیر سماعت ہے۔ رقبہ تعدادی 68 کنال ہے۔

(ج) چنیوٹ میں محکمہ مسلم اوقاف پنجاب کی 7350 کنال زرعی اراضی ہے جو کہ ہر سال زرعی مقاصد کے لئے ٹھیکہ پر دی جاتی ہے جو کہ تحصیل چنیوٹ کے مختلف موضع جات میں ہے کیونکہ رقبہ ہذا کا لیز ڈیپارٹمنٹ بورڈ آف ریونیو کے متعلقہ نہ ہے لہذا اس اراضی کو لیز پر دینے کے بارے میں محکمہ اوقاف سے رجوع کیا جانا مناسب ہو گا۔

(د) چونکہ رقبہ مذکورہ محکمہ اوقاف کی ملکیت ہے اس جزو کا جواب "الف" "ب" اور "ج" میں درج ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 اگست 2008)

تحصیلدار کا اپنی ہوم تحصیل میں تعیناتی کا معاملہ

1350: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب گورنمنٹ کے پالیسی سرکلر نمبر S O(Coord)1-13/79 مورخہ 16-3-1980 کے تحت کوئی بھی نائب تحصیلدار اپنی ہوم تحصیل میں تعینات نہیں رہ سکتا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بورڈ آف ریونیو نے مذکورہ پالیسی کے تحت 18-اکتوبر 2007 کو ایک بار پھر صرف ڈی سی او جھنگ کو یہ لیٹر لکھا کہ اس پر عمل درآمد کیا جائے؟

(ج) کیا یہ پالیسی صرف ضلع جھنگ کے لئے مخصوص ہے یا پورے صوبے کے لئے ہے؟

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے اور پالیسی پورے پنجاب کے لئے ہے تو کیا اس پر عمل درآمد ہو رہا ہے؟

(ہ) اگر اس پالیسی پر ابھی تک عمل نہیں ہوا تو حکومت کب تک اپنی اس پالیسی پر عمل درآمد کرانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجہ بتائی جائے؟

(تاریخ وصولی 9 اگست 2008 تاریخ ترسیل 15 ستمبر 2008)

جواب

وزیر مال

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) یہ پالیسی پورے صوبے کے لئے ہے۔

(د) اس سلسلہ میں ایک سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کو برائے ضروری ہدایات بھجوائی گئی ہے جس کی منظوری ہونے پر حکومت کی ہدایات کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

(ہ) ایضاً۔

(تاریخ وصولی جواب یکم نومبر 2008)

فیصل آباد میں علی زیب بلڈ ٹرانسفیوژن سروسز سنٹر کو زمین فراہم کرنے کا مسئلہ

*828: محترمہ انجم صفدر: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد میں علی زیب بلڈ ٹرانسفیوژن سروسز سنٹر (پرائیویٹ) میں تھیلاسیمیا کے مریض ننھے اور معصوم بچوں کی قیمتی زندگی بچانے کا کام کیا جاتا ہے اور فری آف کاسٹ خدمات سرانجام دے رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سنٹر کرائے کی بلڈنگ میں قائم ہے جس کی وجہ سے آئے روز یہ ایک سے دوسرے مقام پر منتقل ہوتا رہتا ہے اور مریضوں کو کافی مشکلات درپیش آتی ہیں؟

(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سنٹر کے لئے سرکاری اراضی الاٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 20 جون 2008 تاریخ ترسیل 31 جولائی 2008)

جواب

وزیر کالونیز

(الف) یہ درست ہے کہ علی زیب فاؤنڈیشن فیصل آباد کی درخواست مورخہ 17-6-2005 کے مطابق علی زیب فاؤنڈیشن مریضوں کا بلا معاوضہ علاج کرتا ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ مطابق درخواست علی زیب فاؤنڈیشن فیصل آباد مذکورہ سنٹر کرائے کی بلڈنگ میں قائم ہے۔

(ج) علی زیب فاؤنڈیشن فیصل آباد نے بورڈ آف ریونیو کو سرکاری جگہ مہیا کرنے کی درخواست دی لیکن علی زیب فاؤنڈیشن کی درخواست پر اس بنا پر رقبہ الاٹ نہ ہو سکا کہ مجوزہ رقبہ سرکار کی بابت مقدمہ زیر سماعت تھا تاہم مزید رقبہ بقایا سرکار کی نشاندہی کے لئے ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) فیصل آباد کو تحریر کیا ہوا ہے اگر کوئی رقبہ سرکار دستیاب ہوا تو بورڈ آف ریونیو کی پالیسی کے مطابق علی زیب فاؤنڈیشن کو دے دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 18 اگست 2008)

صوبہ پنجاب میں پٹواریوں کی خالی اسامیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

1421*: ملک عادل حسین اترا: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ مال میں پٹواریوں کی اسامیاں خالی ہیں، اگر ہاں تو ضلع وار تفصیل بیان کی جائے اور ان کو پر کرنے کا طریقہ کار کیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جنوری 1999 میں ضلع میانوالی کے پٹوار سکول سے کچھ افراد نے پٹواریوں کا امتحان پاس کیا تھا، اگر ہاں تو ان میں سے اب تک کتنے افراد کو ملازمت دی گئی اور کتنے افراد اب تک باقی ہیں تفصیل بیان کی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ 1999 سے پٹواریوں کا امتحان پاس کرنے والے بعض افراد اوور ایج ہو گئے ہیں اور ان کو ملازمت نہیں ملی اگر ہاں تو کیا ان افراد کو ان کی عمر میں رعایت دینے کے لئے حکومت تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 19 اگست 2008 تاریخ ترسیل 22-اکتوبر 2008)

جواب

وزیر مال

(الف) یہ درست ہے کہ محکمہ مال پنجاب میں پٹواریوں کی 1020 اسامیاں خالی ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے:-

نام ضلع	تعداد اسامیاں	نام ضلع	تعداد اسامیاں
لاہور	05	شیخوپورہ	48
ننکانہ صاحب	07	قصور	33
اوکاڑہ	40	ساہیوال	37
پاکپتن	21	راولپنڈی	04
اٹک	03	چکوال	20
جہلم	25	گوجرانوالہ	31
گجرات	58	سیالکوٹ	34
نارووال	24	منڈی بہاؤالدین	14
حافظ آباد	08	سرگودھا	21

خوشاب	23	بھکر	10
میانوالی	60	فیصل آباد	24
جھنگ	59	ٹوبہ ٹیک سنگھ	16
ملتان	13	وہاڑی	39
خانیوال	25	لودھراں	15
ڈیرہ غازی خان	62	راجن پور	32
مظفر گڑھ	52	لیہ	31
بہاول پور	29	بہاولنگر	42
رحیم یار خان	52		

حکومت پالیسی 2004 کے تحت ہر ضلع میں بھرتی پٹواریاں کے لئے ایک کمیٹی بر مشتمل ایگزیکٹوڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) کنوینر، ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) اور ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) متعلقہ و نمائندہ ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹر آفیسر اور نمائندہ بورڈ آف ریونیو مقرر ہیں جو اہل امیدواران کا بطور پٹواری تعیناتی کے لئے انتخاب کرتی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ 1999 میں ضلع میانوالی پٹوار سکول سے کچھ افراد نے امتحان پاس کیا تھا اور ان میں سے اکثر امیدواران بطور پٹواری تعینات ہو چکے ہیں۔ جس کی تفصیل ذیل ہے:-

نام تحصیل	تعداد پاس امیدواران	جن امیدواران کو ملازمت ملی	بقایا
میانوالی	42	36	06
عیسیٰ خیل	20	14	06
پپلاں	20	03	15
میزان	82	53	27

(ج) یہ درست ہے کہ 1999 سے پٹواریوں کے امتحان پاس کرنے والے بعض افراد اوور ایج ہو گئے ہیں۔ 1990 سے قبل فہرست امیدواران پٹواریاں تحصیل وار ہر ضلع میں تیار کی جاتی تھی جس میں اس جزو میں پوچھے گئے سوال کے مطابق جملہ معلومات میسر ہوتی تھیں مگر پنجاب ریونیو ڈیپارٹمنٹ (ریونیو ایڈمنسٹریشن پوسٹس) رولز 1990 کے تحت تیاری فہرست امیدواران پٹواریاں ختم کر دی گئی جس کی وجہ سے پٹواریاں پاس امیدواران کی عمر کے متعلق کسی تحصیل میں کوئی معلومات موجود نہ ہوتی ہیں تاہم ریکروٹمنٹ پالیسی 2004 کے تحت حکومت پہلے ہی پانچ سال کی رعایت زائد العمری کا اعلان کر چکی ہے جو تا حال نافذ العمل ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 12 نومبر 2008)

بہاول پور میں نور محل کی ملکیت کا معاملہ و دیگر تفصیلات

*958: سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: کیا وزیر کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور میں واقع نور محل کس کی ملکیت ہے، موجودہ مالکان نے اس کو کب اور کتنی رقم کے عوض خریدا تھا اور اس وقت یہ کس کی تحویل میں کس قانون کے تحت دیا گیا ہے؟

(ب) نور محل کو اب تک کن کن مقاصد کے لئے استعمال کیا جا چکا ہے؟

(ج)نور محل کا کل رقبہ کتنا ہے اور موجودہ مارکیٹ ریٹ کے مطابق اس کی کیا قیمت ہے؟

(تاریخ وصولی یکم جولائی 2008 تاریخ ترسیل 6 جولائی 2008)

جواب

وزیر کالونیز

(الف) بہاولپور میں نور محل، نواب آف بہاولپور سر صادق محمد خاں کی ملکیت تھا ان کی وفات کے بعد اس کے ورثا اس محل کے مالک ہوئے محکمہ دفاع حکومت پاکستان نے 12-12-1998 کو حصول اراضی ایکٹ کے تحت مبلغ 119137694/41 روپے میں نور محل بلڈنگ مع اراضی 95 ایکڑ، 2 کنال، 2 مرلے واقع موضع ڈیرہ عزت ورثائ نواب آف بہاولپور سے خرید کی اور اب یہ ملٹری کی تحویل میں ہے۔

(ب)نور محل اب ملٹری کے زیر قبضہ ہے اور بہاولپور گریژن (Mess) بھی اس میں موجود ہے۔

(ج) بمطابق رپورٹ عملہ فیلڈ نور محل کا رقبہ بلڈنگ مع اراضی 95 ایکڑ، 2 کنال 2 مرلے ہے۔اس کی بازاری قیمت تینتالیس لاکھ روپے (4300000) فی ایکڑ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 11-اکتوبر 2008)

سیالکوٹ میں پٹواریوں کے تبادلوں کی تفصیلات

***1439: چودھری طاہر محمود ہنڈالی ایڈووکیٹ:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پٹواریوں کے تبادلوں پر پابندی ہے؟

(ب) سیالکوٹ میں پٹواریوں کے تبادلے ہو رہے ہیں یا نہیں، اگر ہو رہے ہیں تو کس کی اجازت سے ہو رہے ہیں؟

(تاریخ وصولی 19 اگست 2008 تاریخ ترسیل 15 اکتوبر 2008)

جواب موصول نہیں ہوا

پی پی 9 راولپنڈی، حکومت پنجاب کی اراضی سے متعلقہ تفصیل

1182: چودھری محمد ایاز: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) پی پی 9 راولپنڈی کینٹ میں محکمہ مال کے کون کون سے موضع جات شامل ہیں ان کے نام بتائیں؟

(ب) ان موضع جات میں حکومت پنجاب کی اراضی کتنی ہے اور کس کس جگہ کن کن کے پاس ہے؟

(ج) کتنی اراضی خالی پلاٹوں کی صورت میں پڑی ہے اور کتنی کن کن لوگوں کے زیر قبضہ ہے ان کے نام، پتہ جات بیان کریں؟

(تاریخ وصولی 22 جولائی 2008 تاریخ ترسیل 28 اگست 2008)

جواب

وزیر کالونیز

(الف) بمطابق رپورٹ جناب ڈی او ریونیو راولپنڈی سات موضع جات پی پی 9 راولپنڈی کینٹ میں شامل ہیں۔موضع جات آدڑہ، تلسہ ہردو، کھوٹہ خورد، دھاماں، ٹوپی، موہری غزن حلقہ پی پی 9 میں شامل ہیں۔

(ب) بمطابق رپورٹ ڈی او آر موضع ٹبینچ کا کل رقبہ 483 ایکڑ ہے جو کہ زیادہ تر شامل آبادی ہو چکا ہے اور صوبائی حکومت کا رقبہ نہ ہے۔ موضع آڈڑہ کا کل رقبہ 131 ایکڑ ہے۔ زیادہ رقبہ شامل آباد ہے اور نہ ہی کسی کا قبضہ سرکاری رقبہ پر تصدیق ہوتا ہے۔ موضع تلسہ ہر دو کا کل رقبہ 627 ایکڑ 6 کنال 12 مرلے ہے۔ زیادہ تر آبادی ہو چکی ہے اور نہ ہی کوئی سرکاری رقبہ بقایا ہے اور نہ ہی کوئی قابض ہے۔ موضع کھوٹہ خورد میں صوبائی حکومت کا کوئی رقبہ موقع پر خالی نہ ہے۔ موضع ڈیری غزن کل رقبہ 688 ایکڑ ہے۔ جس میں سالم آبادی اور نہ ہی اس میں کوئی سرکاری رقبہ بقایا ہے اور نہ ہی کوئی قابض ہے۔ موضع دھاماں کل رقبہ 970 ایکڑ ہے۔ جس میں کوئی سرکاری رقبہ نہ ہے اور نہ ہی کسی کے قبضہ میں ہے۔ موضع ٹوپی کل رقبہ 1229 ایکڑ ہے اور سالم آبادی ہے۔ سرکاری رقبہ نہ ہے اور نہ ہی کوئی قابض ہے۔

(ج) بمطابق رپورٹ ڈی او آر صوبائی حکومت کا کوئی رقبہ کسی کے قبضہ میں نہیں ہے اور کوئی پلاٹ خالی نہیں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 5 نومبر 2008)

راجن پور کے سیلاب سے متاثرہ علاقہ جات

***1508: میاں شفیع محمد:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) راجن پور کے حالیہ سیلابی علاقوں کو حکومت نے کیا مراعات دی ہیں؟

(ب) کیا حکومت جزو "الف" کے جواب میں بیان کردہ سیلابی مراعات پنجند کینال جو کہ نجی وارہ تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان کے مقام پر ٹوٹ چکی ہے اور کافی دیہات زیر آب آچکے ہیں کو مذکورہ سیلابی مراعات دینے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو اسکی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 22 اگست 2008 تاریخ ترسیل 31 اکتوبر 2008)

جواب موصول نہیں ہوا

راجن پور میں سیلاب کی تباہ کاریاں و دیگر تفصیلات

***1599: جناب وسیم قادر:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حالیہ سیلاب کی وجہ سے راجن پور میں جو تباہ کاریاں ہوئیں، انکی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) حکومت نے ضلع راجن پور میں سیلاب کی وجہ سے لوگوں کا مالی نقصان پورا کرنے کے لئے جو اقدامات اٹھائے، ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے سیلاب کے علاقوں کے کسانوں کا آبیانہ معاف کر دیا ہے اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 30 اگست 2008 تاریخ ترسیل 25 اکتوبر 2008)

جواب

وزیر مال

(الف) حالیہ سیلاب کی وجہ سے ضلع راجن پور میں مندرجہ ذیل تباہ کاریاں ہوئیں:۔

1۔ کل 176 موضع جات / گاؤں متاثر ہوئے۔

2۔ 90000 لوگ متاثر ہوئے۔

3-کل523600ایکڑ رقبہ متاثر ہوا۔

4- 199894ایکڑ زیر کاشت رقبہ متاثر ہوا۔

5- 9373 کچے مکانات مکمل طور پر تباہ ہوئے۔

6- 1661 کچے مکانات جزوی طور پر تباہ ہوئے۔

7- 290 پکے مکانات جزوی اور مکمل طور پر تباہ ہوئے۔

8-کل9افراد سیلاب کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔

(ب)1- 14143 فوڈ پیکٹ متاثرین میں امداد کے لئے تقسیم کئے گئے۔ہر پیکٹ میں10 کلوآٹا،2کلو کھانے کا تیل،ایک کلو دال چنا،ایک کلو دال مونگ،آدھا کلو چائے پتی،ایک کلو چینی،دو کلو چاول،1.5 لیٹر پانی کی بوتل اور ایک موم بتی شامل تھی۔

2- 20 کلوآٹے کے28690 تھیلے متاثرین میں تقسیم کئے گئے۔

3- 10 کلوآٹے کے17500 تھیلے متاثرین میں تقسیم کئے گئے۔

4- 4600خیمہ جات متاثرین کو مہیا کئے گئے۔

5- 500 کھانے کی پکی ہوئی دیگیں متاثرین میں تقسیم کی گئیں۔

6- 225430لیٹر پینے کا پانی مہیا کیا گیا۔

7- 10618 (1.5لیٹر) پانی کی بوتلیں متاثرین کو مہیا کی گئیں۔

8- 23070مریضوں کا پی آر ایس پی نے علاج کیا اور140151مریضوں کا میڈیکل کیمپ میں علاج کیا گیا۔

9-جانوروں کے لئے200ٹرک چارہ مہیا کیا گیا۔

10- 18318 مویشیوں اور14375 بھیڑ بکریوں کو ادویات دی گئیں۔

11-متاثرہ سڑکوں کا50کلو میٹر ایریا مرمت کیا گیا۔

12-حکومت پنجاب نے14000000روپے ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر راجن پور کو متاثرین کی بحالی کے لئے مہیا کئے۔

13- 8لاکھ روپے ہلاک شدگان کے لواحقین کے لئے مہیا کئے گئے۔مزید ایک لاکھ روپے دیئے جا رہے ہیں۔

14-متاثرین کو صاف پانی مہیا کرنے کے لئے200واٹر فلٹر مہیا کئے گئے۔

15-متاثرین کو2000 کمبل اور4000پلاسٹک میٹ بھی مہیا کئے گئے۔

16-ساڑھے بارہ ایکڑ زرعی رقبے کے مالکان جنہوں نے مختلف بینکوں سے زرعی قرضہ جات حاصل کئے ہیں اور جو کہ 659152451روپے ہیں ان قرضہ جات کو معاف کرنے کا کیس صوبائی اور وفاقی حکومتوں کے زیر غور ہے۔

17- 8070000روپے کا خریدا گیا بیج جو کہ سرسوں،توریا اور جوار وغیرہ پر مشتمل ہے ساڑھے بارہ ایکڑ تک رقبہ کے مالکان میں مفت تقسیم کیا گیا ہے۔

18-جن متاثرین کے مکان جزوی و کلی طور پر تباہ ہوئے ہیں ان کو معاوضہ دینے کے لئے معاملہ زیر غور ہے۔

19-متاثرہ سڑکوں کی مکمل بحالی کے لئے8000000روپے مہیا کر دیئے گئے ہیں۔

(ج)ضلع راجن پور کے139 مواضعات جو کہ بری طرح متاثر ہوئے تھے ان کو آفت زدہ قرار دے دیا گیا ہے اور ان علاقہ جات کا زرعی انکم ٹیکس،آبیانہ،ترقیاتی محاصل اور لوکل ریٹ کلی طور پر معاف کر دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 12-نومبر 2008)

نمبر دار کے تقرر کا طریقہ کار و دیگر تفصیلات

***1611: سردار خالد سلیم بھٹی :** کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں نمبر دار کے تقرر کا کیا طریقہ ہے؟

(ب) نمبر دار کی کیا ذمہ داریاں اور فرائض ہوتے ہیں؟

(ج) اپنے فرائض کی انجام دہی کے عوض نمبر دار کو کتنا اعزازیہ / ماہانہ تنخواہ دی جاتی ہے؟

(تاریخ وصولی یکم ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 16 اکتوبر 2008)

جواب موصول نہیں ہوا

فلڈ سے متاثرہ بہاولپور کے دیہات کی تفصیلات

***1668: ملک جہاں زیب وارن:** کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) دریائے ستلج میں فلڈ آنے کی وجہ سے بہاولپور کے کتنے دیہات اور مواضعات متاثر ہوئے انکے نام اور متاثرہ رقبہ کی تفصیل بیان کریں؟

(ب) جن کسانوں / کاشتکاروں کی فصلیں اس سے متاثرہ ہوئی ہیں ان کے نام اور مواضعات کے نام بتائیں؟

(ج) حکومت نے ان متاثرہ لوگوں کی امداد اور بحالی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیل بیان کریں؟

(تاریخ وصولی 4 ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 11 اکتوبر 2008)

جواب

وزیر مال

(الف) متاثرہ مواضعات کے نام و رقبہ (1) تحصیل احمد پور شرقیہ موضع رتھڑ نہڑ والی رقبہ 470 ایکڑ 3 کنال (11) تحصیل بہاولپور صدر، موضع شیر گرواں رقبہ 5 ایکڑ

(ب) ضلع بہاولپور میں صرف 2 تحصیلوں احمد پور شرقیہ رتھڑ نہڑ والی (98 افراد) اور بہاولپور موضع شیر گرواں (01 فرد) فلڈ کے متاثرین ہیں جن کی فہرست نام و رقبہ شامل کر دی گئی ہے۔

(ج) متاثرین کی امداد کے لئے ریلیف کیمپ بنائے تھے جہاں ہر قسم کی سہولت مہیا کی گئی تھی۔

لینڈ ایڈ منسٹریشن مینوئل کے مطابق کسی موضع / ریونیو اسٹیٹ میں جہاں کسی قدرتی آفت کی وجہ سے فصلوں کو 50 فیصد یا اس سے زیادہ نقصان ہو جائے تو پنجاب نیشنل کلیمٹیز (پریوینشن اینڈ ریلیف) ایکٹ 1958 کے تحت اسے آفت زدہ قرار دیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں محکمہ مال و انہار کے افسران کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ 1873 کے تحت مشترکہ طور پر سروے کرتے ہیں۔ آفت زدہ علاقہ قرار دینے پر مندرجہ ذیل سرکاری واجبات معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

1- زرعی انکم ٹیکس

2- آبیانہ

3- ترقیاتی محاصل

4- لوکل ریٹ

مزید برآں بینکوں کے سر براہان سے درخواست کی جاتی ہے کہ آفت زدہ قرار دیئے گئے علاقوں میں زرعی قرضہ کی وصولی مؤخر کردی جائے اور اگلی فصل کی بوائی کے لئے کسانوں کو مزید قرضہ جات فراہم کئے جائیں۔ لیکن ضلع بہاول پور میں فلڈ کی وجہ سے نقصان 50 سے کم تھا اس لئے یہ کارروائی عمل میں نہ لائی گئی۔

(تاریخ وصولی جواب یکم نومبر 2008)

لاہور	ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ
26-نومبر 2008	قائم مقام سیکرٹری